5۔ پانی کی فریاد

متین اچل پوری

ذیل کی تصویر دیکھیے۔

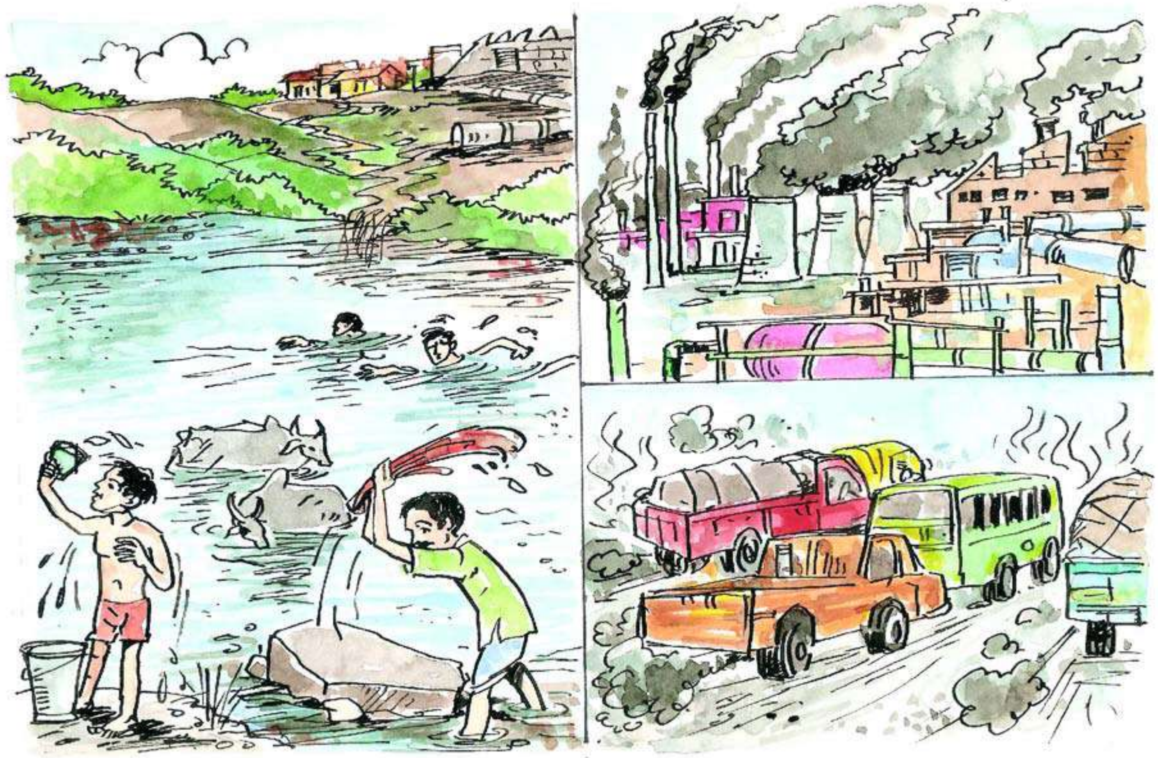

سوالات:

1۔ بچو! اس تصویر میں آپ کو کیا کیا دکھائی دے رہا ہے؟

2۔ گاڑیوں اور چمنیوں سے نکلنے والا دھواں ہمارے لئے فائدہ مند ہے یا نقصان دہ؟ کیسے؟

3۔ پانی میں اگر گندگی شامل ہو جائے تو کیا ہوگا؟

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو ماحولیاتی آلودگی اور پانی کو آلودہ ہونے سے بچانے سے متعلق باشعور بنانا ہے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

سبق کی تفصیلات

اس سبق کا تعلق اصناف سخن کے حصہ نظم سے ہے جس کے شاعر متین اچل پوری ہیں۔ شاعر اپنی اس نظم میں موجودہ دور کے اہم مسئلہ آلودگی کو عنوان بنایا ہے۔ اورعوام الناس کو اس سلگتے مسئلہ سے ہونے والے نقصانات سے واقف کروایا ہے۔

صنف کا تعارف

نظم کے لغوی معنی دھاگے میں موتی پرونا ہے۔ شاعری کی اصطلاح میں کسی ایک موضوع پر اشعار کو منظّم کرنے کا نام نظم ہے۔ نظم کے تمام اشعار ایک دوسرے سے دھاگے میں پروے ہوئے موتیوں کی طرح منظّم ومربوط ہوتے ہیں اسی لئے اسکو ''نظم'' کہتے ہیں۔

طلبا کے لیے ہدایات

1۔ نظم میں موجود تصاویر دیکھیے اور اس سے متعلق گفتگو کیجیے۔
2۔ پڑھائی جانے والی نظم توجہ سے سنیے تصاویر کے ذریعہ حاصل کی ہوئی معلومات کا نظم سے تقابل کیجیے۔
3۔ نظم پڑھ کر بتائیے کہ اب تک آپ کو معلوم نکات نظم میں موجود ہیں یا نہیں۔
4۔ نظم پڑھ کر ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہیں جانتے۔
5۔ خط کشیدہ الفاظ کے معنی فرہنگ یا لغت سے اور اپنے استاد کی مدد سے معلوم کیجیے۔

شاعر کا تعارف

شاعر کا نام محمد متین ابن شیخ محمد ہے اور قلمی نام متین اچل پوری۔ ان کی پیدائش ریاست مہاراشٹر کے اچل پور ضلع امراوتی میں 18 جنوری 1950 کو ہوئی۔ یہ ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھتے تھے جن کے والد مل میں مزدور تھے اور ان کے بچپن میں ہی والدین کا انتقال ہوگیا۔ انہوں نے اردو سے ایم اے کیا اور یونیورسٹی ٹاپر رہے اس کے بعد بی ایڈ کیا اور پیشہ تدریس سے وابستہ ہوگئے۔ صدر جمہوریہ ہند کے ہاتھوں انہیں نیشنل ایوارڈ بحیثیت مثالی مدرس 1990 میں حاصل ہوا۔ ان کی کتابیں ''قلم کے موتی'' اور ''حرفوں کا پیغام'' کو مہاراشٹر اور اتر پردیش اردو اکیڈیمی کی جانب سے انعامات حاصل ہوئے۔ ان کی تصانیف میں ننھے منے گیت، قلم کے موتی، قصیدہ رحمت اللعالمینؐ، حرفوں کا پیغام، الفاظ کے شگوفے، پرندوں کی دنیا، تجلی زار (غزلوں اور نظموں کا مجموعہ) وغیرہ شامل ہیں۔

۱

اب اپنے ماحول کو بچانے قدم اٹھاؤ قدم اٹھاؤ

یہ ہم سے گھبرا کے بولا پانی مجھے بچاؤ مجھے بچاؤ

دھواں اگلتے یہ کارخانے

کثافتوں کی یہ حکمرانی

میں دق زدہ ایک مریض جیسا

ہوئی ہے دشوار زندگانی

سوچیے۔بولیے :۔

☆ ماحول سے کیا مراد ہے؟

☆ ماحول کن کن چیزوں سے آلودہ ہوتا ہے؟

☆ شاعر یہاں کس سے کس کو بچانے کی بات کر رہا ہے؟

☆ دق زدہ مریض سے کیا مراد ہے؟

☆ زندگی کیوں دشوار ہوگئی ہے؟

II

یہ بلبلے پھوڑے پھنسیوں سے یہ موج گویا ہے میرا گھاؤ
یہ ہم سے گھبرا کے بولا پانی مجھے بچاؤ مجھے بچاؤ

یہ میرے دریا یہ میری ندیاں
تمام آلودہ ہوگئے ہیں
عذاب ٹوٹا ہے بستی بستی
قدم قدم پر ستم نئے ہیں

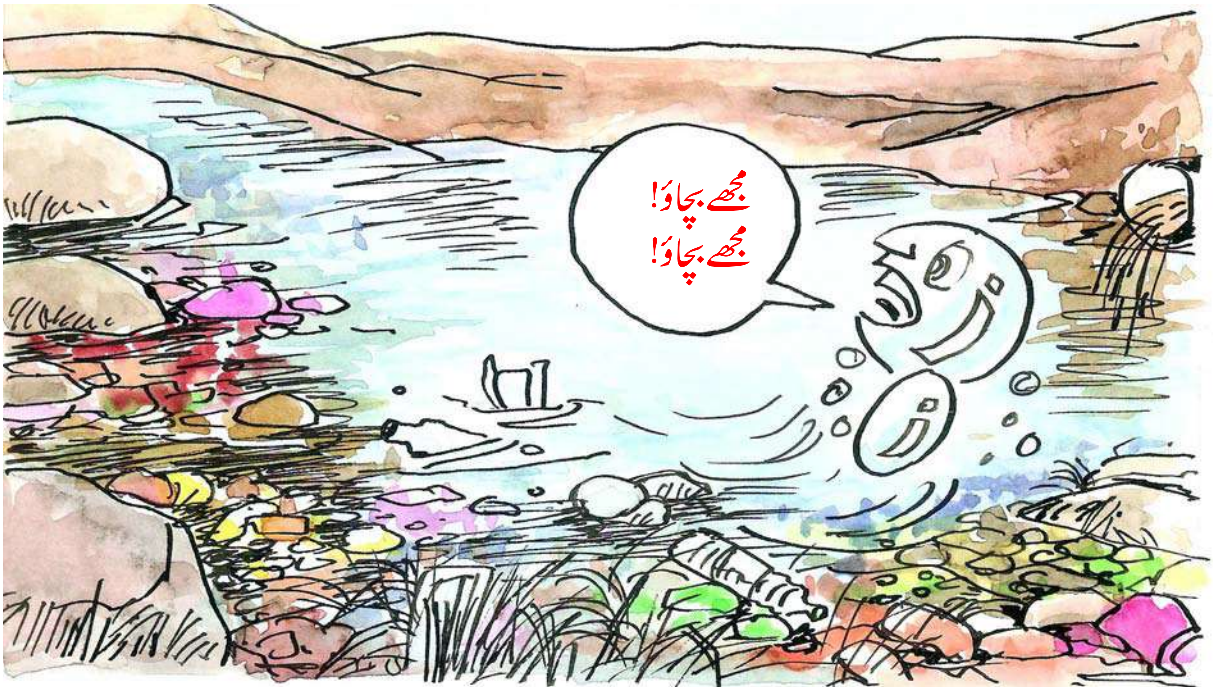

سوچیے۔بولیے:۔

☆ پہلے مصرعے میں شاعر کیا کہہ رہا ہے؟
☆ دریا اور ندیاں کس طرح آلودہ ہو رہے ہیں؟
☆ بستیوں پر کس قسم کا عذاب ٹوٹ پڑا ہے؟
☆ پانی پر کون کس طرح ستم ڈھا رہے ہیں؟
☆ پانی کس سے کیا فریاد کر رہا ہے؟

III

خود اپنے ہاتھوں ڈبو رہے ہو، تم آج یہ زندگی کی ناؤ
یہ ہم سے گھبرا کے بولا پانی مجھے بچاؤ مجھے بچاؤ
وہ ہیرے موتی سی میری بوندیں
مجھے زمانہ وہ یاد آئے
وہ سطح شفاف آئینہ سی
خدا مجھے دن وہ پھر دکھائے

سوچیے۔بولیے :۔

☆ زندگی کی ناؤ سے کیا مراد ہے؟

☆ پانی کی بوندوں کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟

☆ پانی گذرا ہوا زمانہ کیوں یاد کر رہا ہے؟

☆ پانی کی کیا خواہش ہے؟

......خلاصہ......

اس نظم میں شاعر پانی کے زبانی اسکی فریاد بیان کررہا ہے کہ وہ کس طرح اپنی اصلیت کھو چکا ہے۔ ماحول میں پھیلنے والی گندگی سے وہ اپنی شفافیت کھوکر اتنا خراب ہو چکاہیکہ اس کے استعمال سے انسان مختلف بیماریوں کا شکار ہورہا ہے۔

اس قدر آلودہ ہوجانے پر پانی ہم سب سے فریاد کررہا ہے کہ اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھ کر مجھے بچاؤ۔ وہ مزید خرابیوں کا شکار ہونا نہیں چاہتا اپنا گذارہوا زمانہ یاد کررہا ہے جب وہ گندگی سے پاک صاف ہوا کرتا تھا۔

پانی فریاد کررہا ہے کہ میری ندیوں اور دریاؤں پر عذاب ہورہا ہے انسان اپنے ہی ہاتھوں زندگی کی اہم ترین ضرورت کا نقصان کررہا ہے۔ اسی لئے پانی کہتا ہے کہ اب بھی وقت ہے مجھے آلودگی اور گندگی سے بچاؤ پانی کو بچانے کی تدابیر کرنا چاہیے۔

یہ کیجیے

I سمجھنا، اظہار خیال کرنا

سنیے سمجھ کر بولیے

الف) درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔

1۔ ہمارے ماحول کو متاثر کرنے والی چیزیں کون کونسی ہیں؟

2۔ ماحول کے آلودہ ہونے سے کیا نقصانات ہیں؟

روانی سے پڑھنا۔ فہم حاصل کرنا

(الف) نظم کے پہلے بند میں شاعر کیا کہہ رہا ہے۔

(ب)   نظم کے بے ترتیب مصرعوں کو ترتیب سے لکھیے ۔

عذاب ٹوٹا ہے بستی بستی

یہ میرے دریا یہ میری ندیاں
قدم قدم پر ستم نئے ہیں
تمام آلودہ ہوگئے ہیں

(ج)   دی گئی نظم پڑھ کر سوالات کے جواب لکھیے ۔

خبر دن کے آنے کی میں لا رہی ہوں

اجالے زمانے میں پھیلا رہی ہوں

بہار اپنی مشرق سے دکھلا رہی ہوں

پکارے گلے صاف چلا رہی ہوں

اٹھو سونے والو کہ میں آ رہی ہوں

اذاں پر اذاں مرغ دینے لگا ہے

خوشی سے ہر ایک جانور بولتا ہے

درختوں کے اوپر عجب چہچہا ہے

سہانا ہے وقت اور ٹھنڈی ہوا ہے

اٹھو سونے والو کہ میں آ رہی ہوں

سوالات:

1۔   اس نظم میں ''میں'' سے مراد کون ہے؟
2۔   اس نظم میں شاعر کس سے مخاطب ہے؟
3۔   صبح کے وقت پرندوں کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟
4۔   صبح کا منظر کیسا ہوتا ہے؟

II۔ اظہار مافی الضمیر ۔تخلیقی اظہار

خود لکھنا

الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب 4 تا 5 جملوں میں دیجیے۔

1۔ پانی ہم سب سے کیا کہہ رہا ہے اور کیوں؟

2۔ کیا پانی کے بغیر زندگی ممکن ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

3۔ ہم خود پانی کو کس طرح ضائع کر رہے ہیں؟

4۔ نظم کے تیسرے بند میں شاعر نے کتنی تشبیہات استعمال کی ہیں بتایے؟

5۔ آلودگی کی مختلف قسمیں کونسی ہیں؟

(ب) مندرجہ ذیل سوال کا جواب دس تا بارہ جملوں میں لکھیے ۔

1۔ نظم ''پانی کی فریاد'' کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے ۔

تخلیقی اظہار / توصیف

(الف) ماحول کی آلودگی پر ایک پوسٹر تیار کیجیے جس میں آلودگی کو ختم کرنے کی تجاویز پیش کی جائیں۔

(ب) آبی آلودگی سے متعلق شعور بیداری کے لیے 5 نعرے تحریر کیجیے۔

III زبان شناسی

لفظیات

الف) حسب ذیل جملوں کے خط کشیدہ الفاظ کے معنی قوسین میں لکھ کر ان کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

1۔ کام کرنے کی لگن ہو تو دشوار کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ (   )

جملہ: ....

2۔ ماحول میں کثافت بڑھ گئی ہے۔ (   )

جملہ: ....

3۔ اکبر کو حادثے میں بہت گھاؤ لگے ہیں۔ (   )

جملہ: ....

4۔ شفاف پانی پینا صحت کے لیے اچھا ہوتا ہے۔ (   )

جملہ: ....

5۔ وہ دق کی بیماری میں مبتلا ہے۔ (   )

جملہ: ....

ب) ذیل کے جملوں کو پڑھ کر ایک لفظ میں ظاہر کیجیے۔

1۔ مویشی چرانے والا (   )

2۔ تعلیم حاصل کرنے والا (   )

3۔ بیماریوں کا علاج کرنے والا (   )

4۔ زیور بنانے والا (   )

ج) ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ لفظ کے صحیح معنی کا انتخاب کر کے صحیح (✓) کا نشان لگائیے۔

1۔ بستی بستی عذاب ٹوٹا ہے۔ (سزا/جزا)

2۔ آلودگی کے معنی ہے۔ (پاکی/گندگی)

3۔ دشوار کی ضد ہے۔ (آسان/مشکل)

قواعد

ذیل کے جملے غور سے پڑھیے۔

1۔ چاند جیسا چہرہ　　2۔ پتھر جیسا دل　　3۔ موتی جیسے دانت

مذکورہ بالا جملوں میں چہرہ، دل، دانت کو چاند، پتھر اور موتی سے تشبیہ دی گئی ہے۔

ایک چیز کو کسی دوسری چیز سے مشابہ قرار دینا ''تشبیہ'' کہلاتا ہے۔

مشق: اس مصرعے میں تشبیہ کی نشاندہی کیجیے۔

☆ احمد شیر جیسا ہے۔
☆ جھیل جیسی آنکھیں ہیں۔
☆ آواز میں بجلی جیسی کڑک ہے۔
☆ مخمل جیسا سبزا ہے۔
☆ اس کا قد سرو جیسا ہے۔

لسانی سرگرمیاں /منصوبہ کام

مختلف قسم کی آلودگیوں کے بارے میں تصاویر جمع کیجیے اور ہر تصویر سے متعلق کم از کم پانچ جملے لکھیے ۔

زرین قول

''پاکی آدھا ایمان ہے'' (حدیثِ نبوی)

مفہوم: خود کو پاک وصاف رکھنا اور ہمارے اردگرد کے ماحول کو صاف رکھنا ہر ایک کا فرض ہے چونکہ ایمان کا نصف حصہ پاکی وصفائی پر مبنی ہے۔

پڑھیے جانیے۔

خان عبدالغفار خان

خان عبدالغفار خان جنہیں "سرحدی گاندھی" اور "بادشاہ خاں" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ 1890ء میں پشاور کے ایک دیہات "اتمان زئی" میں پیدا ہوئے ان کا تعلق محمد زئی نامی ایک پٹھان خاندان سے تھا۔ زئی کے معنی قبیلے کے ہیں۔ خان عبدالغفار کے والد بہرام خاں ایک خوشحال زمیندار اور اپنے گاؤں کے سردار تھے۔ وہ نہایت سنجیدہ اور مذہبی انسان تھے۔ اور ہمیشہ خدا کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔ ان کی سچائی اور دیانت داری کے سبب لوگ ان پر بڑا اعتماد کرتے تھے۔ خان عبدالغفار خان کی والدہ بھی نیک اور خداترس خاتون تھیں۔ وہ غریب لوگوں کی دستگیری کے لئے ہمیشہ تیار رہتی تھیں۔ خان عبدالغفار خاں کہا کرتے تھے کہ انہیں مذہب کا شعور اپنی ماں سے اور عدم تشدد کا سبق اپنے والد سے ملا۔

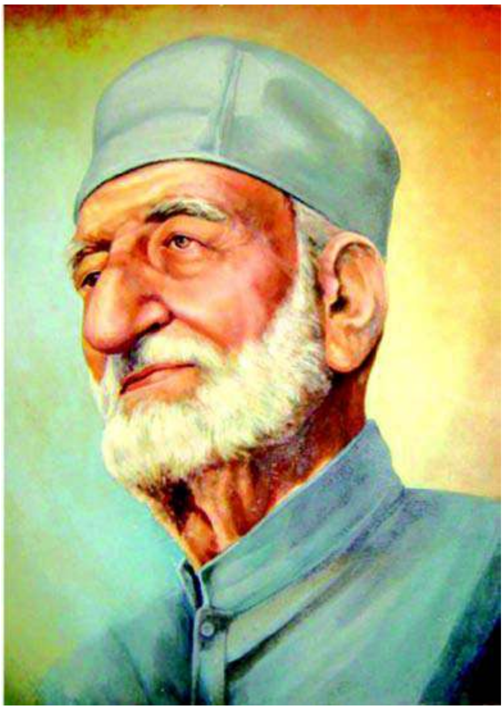

خاں عبدالغفار خاں بچپن ہی سے نہایت سادہ مزاج اور کم سخن تھے ان کے گاؤں میں ایک مسجد اور ایک مدرسہ تھا جہاں قرآن شریف کی تعلیم دی جاتی تھی۔ خان عبدالغفار نے پانچ چھ برس کی عمر میں وہاں قرآن شریف پڑھنا شروع کیا۔ آٹھ سال کی عمر میں وہ پشاور میونسپل بورڈ کے اسکول میں داخل ہوئے۔ وہاں کی تعلیم ختم کر کے مشن اسکول میں شریک ہوگئے۔ لیکن ان کا دل مدرسہ سے اچاٹ ہوگیا اور انہوں نے فوجی اسکول میں داخلہ لے لیا۔ وہاں ایک انگریز فوجی آفیسر کے مغرورانہ رویہ سے انہیں فوجی ملازمت سے نفرت ہوگئی۔ کچھ عرصہ بعد وہ علی گڑھ آئے۔ یہاں انہوں نے اردو سیکھی اور پابندی کے ساتھ مولانا ظفر علی خاں کے اخبار "زمیندار" اور مولانا ابوالکلام آزاد کے اخبار "الہلال" کا مطالعہ کرنے لگے جس سے ان میں انگریز حکومت کے خلاف سیاسی شعور پیدا ہوا۔

علی گڑھ سے لوٹنے کے بعد انہوں نے پٹھانوں میں عام تعلیم کی اشاعت کے لئے تحریک شروع کی۔ ان کی کوشش سے اتمان زئی اور آس پاس کے علاقوں میں کئی قومی مدرسے قائم ہوگئے۔ انگریز حکومت کی مخالفت کے سبب خان عبدالغفار خاں

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

پہلی مرتبہ 1919ء میں جیل گئے۔ 1920 میں انہوں نے کانگریس کے ناگپور اجلاس شرکت کی۔ 1929 میں خلافت تحریک میں سرگرم حصہ لیا اور حکومت نے انہیں تین سال کے لئے جیل میں بند کر دیا۔ 1929ء میں انہوں نے پٹھانوں کی ایک تنظیم خدائی زار کے نام سے قائم کی۔ اس تنظیم کے سپاہیوں نے گاندھی جی کے عدم تشدد کے اصول کو اپنا ہتھیار بنایا۔ تھوڑے سے ہی عرصہ میں یہ تنظیم سرحد کے تمام علاقوں میں پھیل گئی۔ بادشاہ خاں کا کمال یہ تھا کہ انہوں نے پٹھان جیسی جنگجو قوم کو عدم تشدد کا پابند بنا دیا۔ ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں خان عبدالغفار خاں نے گاندھی جی کے شانہ بہ شانہ حصہ لیا۔

گاندھی جی، پنڈت نہرو اور مولانا آزاد کے ساتھ ملک کی آزادی کے فیصلوں میں خان عبدالغفار خاں بھی شریک تھے۔ 1947ء میں ہندوستان کو آزادی ملی لیکن ملک تقسیم ہوگیا۔ پاکستان کے نام سے ایک نیا ملک بنا۔صوبہ سرحد خان عبدالغفار خاں کا وطن پاکستان میں شامل تھا۔ پاکستان میں اپنے قیام کے دوران انہوں نے سولہ سال جیل میں بسر کئے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے طور پر جلا وطنی اختیار کی۔ اور افغانستان کے شہر جلال آباد میں دس سال گزارے۔ 1969ء میں حکومت ہند نے انہیں نہرو ایوارڈ سے سرفراز کیا۔ 1987ء میں ان پر فالج کا شدید حملہ ہوا اور وہ علاج کے لئے ہندوستان لائے گئے اسی سال انہیں ہندوستان کا سب سے بڑا اعزاز ''بھارت رتن'' عطا کر کے ان کی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ 20 رجنوری 1988 کی صبح پشاور میں ان کا انتقال ہوگیا۔ وصیت کے مطابق انہیں افغانستان کے شہر جلال آباد میں دفن کیا گیا۔

خان عبدالغفار خان، مہاتما گاندھی کے ساتھ ایک مہم میں جاتے ہوئے۔ یادگار تصویر